

## 11885- عزل کرنا اور مانع حمل گویاں کا استعمال

سوال

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا نزول ہو رہا تھا"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

میرا سوال یہ ہے کہ :

1 کیا کنڈوم یا مانع حمل گویاں استعمال کرنا جائز ہے؟

2 اگر جواب اثبات میں ہے تو استعمال کی شروط کیا ہیں؟

3 اس قسم کی گویاں اور کنڈوم استعمال کرنے میں کیا نیت ہوئی چاہیے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عزل کیا کرتے تھے؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی نسل میں کثرت پیدا کریں اور جتنی استطاعت ہو بچے زیادہ سے زیادہ پیدا کریں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"تم ایسی عورت سے شادی کرو جو بہت زیادہ محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا"

سن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ ابیانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (1805) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور اس لیے بھی کہ نسل کی کثرت ہونا امت زیادہ ہونے کا باعث ہے، اور امت کی کثرت اس کی عزت ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں اسرائیل پر اسے بطور نعمت ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

۔(اور ہم نے تمہیں بڑے جتنے والا بنایا ہے)۔ اسرائیل (6)۔

اور شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا :

۔(اور تم پا د کرو جب تم تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا)۔ الاعراف (86)۔

اور اس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ امت کی کثرت اس کی عزت و قوت کا سبب ہے جو کہ غلط قسم کا گمان رکھنے والوں کے تصور کے بر عکس ہے جن کا گمان ہے کہ امت کی کثرت اس کی بھوک اور فقر کا باعث بنتی ہے حالانکہ یہ غلط اور خلاف فطرت ہے۔

اور جب امت کے افراد میں اضفافہ اور کثرت ہو اور وہ اللہ عز و جل پر توکل و بھروسہ کرے اور اللہ کے وعدہ پر ایمان رکھے جو درج ذیل فرمان باری تعالیٰ میں کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب معاملات میں آسانی پیدا فرماتے ہوئے اپنے فضل و کرم سے انہیں غنی کر دیتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(اور زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں)۔

اس بنا پر اس سوال کا جواب بھی واضح ہو جاتا ہے اس لیے مانع حمل گویاں عورت کو استعمال نہیں کرنی چاہیں لیکن اسے دو شرطوں کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے :

پہلی شرط :

اسے ان گویوں کے استعمال کی ضرورت ہو، مثلاً وہ مريض ہو اور ہر برس حمل برداشت نہ کر سکتی ہو، یا پھر وہ اتنی کمزور ہو یا کوئی اور مانع ہو جو ہر سال حمل برداشت کرنے کی سخت نہ رکھ سکتی ہو اور اس میں اسے نقصان کا اندیشہ ہو۔

دوسری شرط :

خاوند اس کی اجازت دے؛ کیونکہ خاوند کو بھی اولاد پیدا کرنے کا حق حاصل ہے، اور پھر اس طرح کی گویاں استعمال کرنے کے بارہ میں کسی ماہر اور تجربہ کارڈاکٹر سے مشورہ ضرور کرنا چاہیے کہ آیا وہ اس کے لیے نقصانہ میں یا نقصانہ نہیں، لہذا جب یہ دو شرطیں پائی جائیں تو پھر یہ گویاں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ مستقل طور پر استعمال نہ کی جائیں کیونکہ یہ نسل کو ختم کرنا ہے۔

اور دوسران جماع عزل کرنا : تو اس کے متعلق اہل علم کے اقوال میں صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے :

"ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا نزول ہو رہا تھا"

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم عزل کیا کرتے تھے، اور اگر یہ فعل حرام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمادیتے۔

لیکن اہل علم کا کہنا ہے کہ آزاد عورت سے عزل کرنے کے لیے بھی کی اجازت لینا ضروری ہے، کیونکہ اس کا بھی اولاد میں حق حاصل ہے، پھر خاوند کے عزل کرنے میں عورت کے استثنا اور حصول لذت میں نقص و کمی ہے، کیونکہ عورت کو لذت حاصل ہی ازاں کے بعد حاصل ہوتی ہے...

اس بنا پر بیوی سے اجازت نہ لینے میں اس کی تکمیل لذت اور استمتع میں کسی نقص حاصل ہوتا ہے، اور اولاد کا حصول بھی نہیں ہوتا، اور اسی لیے ہم نے شرط رکھی ہے کہ عزل کے لیے بیوی کی اجازت لینا ضروری ہے "اہ"

ماخوذ از: فتاویٰ ائمۃ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ ویکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (3/190).

سوم:

صحابہ کرام کا عزل کرنے میں سبب یہ تھا کہ وہ عورت کے حمل کی رغبت نہیں رکھتے تھے خاص کر لوڈی کو حمل ٹھرنے میں تاکہ انہیں مکمل استمتع حاصل ہو اور وہ خاوند اور اپنے مالک کی مکمل خدمت کر سکے۔

ابوداؤ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ: ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک لوڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں مجھے پسند نہیں کہ اسے حمل ٹھرے، اور میں اس سے وہ کچھ چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں، اور یہودی یہ کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا زندہ درگور کرنا ہی ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہودی جھوٹ بولتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہے تو تم اسے روک نہیں سکتے"

سنن ابو داؤد کتاب النکاح حدیث نمبر (1856) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد حدیث نمبر (1903) نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور پھر کہ ٹوٹ استعمال کرنا ایک غیر فطری عمل ہے عمل نہیں بلکہ عمل تو بغیر کہ ٹوٹ استعمال کیے ہوتا ہے کہ جب انزال کی ضرورت پیش آئے تو مردانہ باہر کرتا ہے تاکہ عورت کے رحم میں مادہ منویہ نہ جائے۔

واللہ عالم۔